© rasailojaraid.com

قانونی ہدایات بھی ہیں، اس کو "کوڈ" کہہ دینا درست نہیں ہے۔ اور "مکمل کوڈ" کے لفظ سے اس کو تعبیر کرنا اور بھی زیادہ غلط ہے۔ جو بات صحیح طور پر کہی جا سکتی ہے وہ صرف یہ ہے کہ قرآن ایک مکمل کتاب ہدایت ہے۔ (ا-م)

برطانیہ میں ایک مسلمان طالب العلم کے لئے مشکلات

سوال:

یہاں آکر میں کچھ عجیب سی مشکلات میں مبتلا ہو گیا ہوں۔ سب سے زیادہ پریشانی کھانے کے معاملے میں پیش آ رہی ہے۔ اب تک گوشت سے پرہیز کیا ہے، صرف سبزیوں پر گزارہ کر رہا ہوں۔ سبزی بھی یہاں آپ جانتے ہیں صرف ابلی ہوئی ملتی ہے اور وہ بھی زیادہ تر آلو۔ انڈا یوں بھی کمیاب ہے، اور پھر اس پر راشن بندی ہے۔ ہفتے میں دو تین انڈے مل سکتے ہیں۔ ڈاکٹر عبد اللہ صاحب امام ووکنگ مسجد (لندن) سے ملا۔ انھوں نے یہ بتایا کہ کلام پاک کی رو سے ایک تو سؤر کا گوشت حرام ہے، دوسرے خون، تیسرے مردار اور چوتھے وہ جانور جو اللہ کے سوا کسی دوسرے کے نام پر ذبح کیا جائے۔ پھر انھوں نے یہ بھی کہا کہ جہاں تک یہاں کے طریقۂ ذبح کا تعلق ہے اس سے شہ رگ کٹ جاتی ہے اور سارا خون نکل جاتا ہے، چونکہ اس خون کا نکلنا طبی نقطۂ نظر سے ضروری ہے، لہٰذا اس کا یہاں خاص خیال رکھا جاتا ہے۔ البتہ یہ ضرور صحیح ہے کہ گردن پوری طرح الگ کر دی جاتی ہے، لیکن کلام پاک میں اس سلسلے میں کوئی ممانعت وارد نہیں۔ دوسرے یہ کہ یہاں جانور کسی کے نام پر ذبح نہیں کئے جاتے، بلکہ وہ تجارتی مال کی حیثیت سے سینکڑوں کی تعداد میں روزانہ ذبح ہوتے ہیں۔ اس سے وہ یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ اللہ کا نام تو نہیں لیا جاتا لیکن کسی اور کا بھی نام نہیں لیا جاتا، بس وہ غیر اللہ سے منسوب نہ ہونے کی وجہ سے کھایا جا سکتا ہے۔ اس سلسلے میں ان سے بہت کچھ بحث رہی مگر میری طبیعت نہیں مانتی کہ یہ گوشت جائز ہو سکتا ہے۔

پھر کھانے میں جو سوپ دیا جاتا ہے وہ کبھی کبھی تو صرف سبزیوں سے بنا ہوا ہوتا ہے، مگر آج ہی اتفاق سے اس میں ایک ٹکڑا گوشت کا نکل آیا۔ شکایت کی تو معلوم ہوا کہ کبھی کبھی گوشت اور سبزی ملا کر بھی سوپ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بنایا جاتا ہے۔ اب مشکل یہ ہے کہ جہاں سَو دو سَو آدمی اطمینان سے یہ سب کچھ کھا پی رہے ہوں وہاں دو چار آدمیوں کا لحاظ کون کرے گا؟ پھر مکھن، پنیر اور میٹھا کھانا بھی دسترخوانوں پر آتا ہے۔ ان چیزوں میں بھی حرام دودھ یا چربی کی آمیزش ہونے کے بارے میں قوی شبہ ہوتا ہے۔ علاوہ بریں باورچی حرام کھانوں میں استعمال ہونیوالے چمچے اٹھا کر دوسرے کھانوں میں ڈالتے رہتے ہوں گے۔ یہ کچھ عجیب پیچیدگی ہے جسے حل کرنے میں مشورہ مطلوب ہے۔

دوسری بات نمازوں کے متعلق دریافت طلب ہے۔ صبح کی نماز کا وقت ۶ بج کر ۳۸ منٹ تک رہتا ہے۔ یہ تو اللہ کے فضل و کرم سے ادا کر لیتا ہوں۔ ظہر کے لئے مشکل سے وقت ملتا ہے۔ ۱۲½ سے لے کر ۱½ تک کھانے کے لئے وقت ملتا ہے۔ اسی ایک گھنٹہ میں کلاس سے MESS تک آنے جانے میں بھی وقت لگتا ہے اور اس میں سے وضو اور نماز کے لئے بھی وقت نکالتا ہوں، لیکن بہت ہی دقت ہوتی ہے۔ عصر کے لئے سرے سے وقت ملتا ہی نہیں، کیونکہ فرصت ۴½ بجے ہوتی ہے اور ۴½ بجے سے ۵ بجے تک ناشتہ ہوتا ہے اور ۴ بج کر ۴۸ منٹ پر مغرب ہو جاتی ہے۔ ناشتہ کے فوراً بعد مغرب تو ادا کر لیتا ہوں، لیکن عصر رہ جاتی ہے۔ میں معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا کی نمازوں کو ملا کر پڑھنے کا قاعدہ کیا ہے۔ ووکنگ مسجد کے امام صاحب بعض اوقات نمازوں کو ملا کر پڑھتے ہیں۔

یہاں ہم بارہ طلبا آئے ہوئے ہیں جن میں سے مجھ سمیت کل پانچ لڑکے ایسے ہیں جو دین کا لحاظ رکھنا ضروری سمجھتے ہیں، اور بقیہ ایسے ہیں کہ ہم کو طرح طرح سے بیوقوف بناتے ہیں۔ تاہم اللہ کا شکر ہے کہ میں ان باتوں سے کبھی نہیں گھبراتا بلکہ صحیح بات معلوم کر کے اس پر عمل بھی کرنا چاہتا ہوں اور دوسروں کو دلائل سے جواب بھی دینا چاہتا ہوں۔ ان مسائل پر میں نے ہمیشہ اللہ کو حاضر و ناظر جان کر غور کیا ہے اور اس سے ہمیشہ یہی توقع رکھی ہے کہ وہ مجھے ضرور صحیح راستے کی طرف ہدایت دے گا، مگر لغزشوں کمزوریوں کی وجہ سے ڈرتا ہوں کہ کوئی غلط صورت نہ اختیار کر بیٹھوں۔ اس لئے آپ سے یہ سوال کر رہا ہوں۔

جواب:

آپ نے جن مسائل کے متعلق میری رائے دریافت کی ہے ان کے بارے میں مختصراً عرض کرتا ہوں۔

(۱) ذبیحہ کی صحت کے لئے صرف اتنا ہی کافی نہیں ہے کہ جانور کی شہ رگ کاٹ کر خون نکال دیا جائے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بلکہ یہ بھی ضروری ہے کہ اس پر خدا کا نام لیا جائے۔ قرآن میں ارشاد ہوا ہے کہ وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ۔ "جس پر خدا کا نام نہ لیا گیا ہو اسے نہ کھاؤ"۔ اب یہ ظاہر ہے کہ انگلستان میں جو جانور قتل کئے جاتے ہیں ان پر خدا کا نام نہیں لیا جاتا، اس لئے ان کے حلال ہونے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ اس میں شک نہیں کہ سورۂ مائدہ میں "طعام اہلِ کتاب" کو ہمارے لئے جائز قرار دیا گیا ہے، مگر اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ جو چیزیں خدا نے ہمارے لئے ناجائز ٹھیرائی ہیں انھیں بھی ہم اہلِ کتاب کے ہاتھ سے لے کر کھا سکتے ہیں۔ اس بنا پر میرے لئے ڈاکٹر عبداللہ صاحب کی رائے سے اتفاق کرنا تو ممکن نہیں ہے۔ البتہ آپ کو اپنی خوراک کے معاملے میں جو مشکل پیش آ رہی ہے اس کا حل ضروری ہے۔ سو اس کی ایک صورت یہ ہے کہ آپ غیر لحمی یا نباتی غذا (VEGITERIANDIET) پر اکتفا کریں جس کا انتظام انگلستان میں ہو سکتا ہے، اور اگر گوشت کو کوئی ٹکڑا اس میں نکل آئے تو کھانے سے متنظم سے اس کی شکایت کر کے اس کا سدِ باب کرائیں۔ دوسرے یہ کہ وہم کو دل سے نکال دیں۔ جو چیز آپ کے سامنے دسترخوان پر پیش ہوا کرتی ہیں اگر کوئی حرام شئے موجود نہ ہو تو اسے اطمینان کے ساتھ کھا لیجئے اور اس اندیشے سے اپنے ذہن کو پریشان نہ کیجئے کہ اس میں کسی حرام کھانے کا چمچہ ڈال دیا گیا ہوگا، یا اس میں کسی حرام جانور کی چربی شامل کر دی گئی ہوگی۔ آپ کو اپنے عمل کی بنیاد علم اور یقین پر رکھنا چاہئے نہ کہ گمان اور اندیشے کی بنا پر۔ آپ صرف اس غذا سے پرہیز کریں جس میں کسی حرام چیز کے شمول کا آپ کو علم ہو جائے۔ تیسرے یہ کہ جب کبھی گوشت کو دل چاہے تو مچھلی پکوا لیں، یا یہودیوں کا ذبیحہ حاصل کریں جس کا ملنا انگلستان میں مشکل نہیں ہے۔

(۲) نمازوں کے بارے میں جس مشکل کا آپ نے ذکر کیا ہے اس کا حل یہ ہے کہ ظہر کی نماز میں اگر سنتیں ادا کرنے کا وقت نہ مل سکے تو صرف فرض پڑھ لیا کریں، اور عصر کے لئے وقت ملنے کی اگر کوئی صورت ممکن نہ ہو تو مغرب کے ساتھ قضا پڑھ لیا کریں۔ دو وقت کی نمازوں کو ملا کر پڑھنے کے معاملے میں اختلاف ہے۔ ایک گروہ اس بات کا قائل ہے کہ ظہر اور مغرب کے آخر وقتوں میں عصر کو ظہر کے ساتھ اور عشاء کو مغرب کے ساتھ ملا کر پڑھا جا سکتا ہے۔ اور دوسرا گروہ اس بات کا قائل ہے کہ ایک وقت کی نماز کے ساتھ دوسرے وقت کی نماز پیشگی بھی پڑھی جا سکتی ہے۔ لیکن اس بات کو قریب قریب تمام علمائے اہلِ سنت نے ناجائز قرار دیا ہے کہ کوئی شخص دو دو وقت کی نمازوں کو ملا کر پڑھنے کی عادت بنا لے۔ کیونکہ اس طرح تو عملاً پانچ وقت کے

© rasailojaraid.com